رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳
REGISTERED NO. A 783



M.B.KHAN ARTIST, DOGAWAN LUCKNOW

جلد ۹

مضامین غیر

نمبر ۷

جمعہ ۱۵ فروری ۱۹۲۲ء

عالم ہذیان

مریضان تپ کو ابھی بچپا / یہ بیچارے مدت سے ہیں مبتلا
دعا ہے یہی ان کی صبح و مسا / کریا بخشائے برحال ما
اسے انفلوئنزا اب یاں سے جا / کہ ہستم اسیر کمند بلا

چڑھی تپ تو چلتا نہیں کوئی بس / ہے پانی کے پینے کی ہر دم ہوس
گراں تن پہ ہوتا ہے بار مگس / برابر ہے اک سال کے اک نفس
ندارم غیر از تو فریاد رس / خداوندا اکنوں شفا بخش و بس

یہ بیماریوں کو ہوا اشتیاق / دوائیں مٹری کچھ ہیں بالاتفاق
ہوئی اُسکی تاثیر بالائے طاق / مریضوں کو جوشاندہ پینا ہے شاق
حواس و خرد شد رواں چوں براق / کہ بگذشت از قصر نیلی رواق

رکھیں بید نے نبض پر انگلیاں / کہا ہے بخار کی تیزی عیاں
ہیچ ہیں کونین کی ٹکلیاں / گمٹ اور شکرت کی ہیں پھنکیاں
نہ کچھ میٹھے کڑوے سے رکھو غرض / کہ دارو یے تلخ ست دفع مرض

پہنچے بید جب آ گئے ڈاکٹر / کہا ٹنگ دکھلاؤ مائی ڈیر
دکھا دی زباں ان کو منہ کھول کر / کہا انفلوئنزا کا ہے اثر
تھرانس ماے ٹر کمپچر رانبوش / شروع نبض تپ طبع آید بہ جوش

سکے جیب میں نقد دو روپے / وہ گڈ مارننگ کہ کے بس چل دیے
چلے پیچھے لوگ اُنکے شیشی لیے / پڑے چین کیونکر دوا بن پیے
مرض ہیچ باشد اگر زندگی ست / حکیم کس و ڈاکٹر بید چیست

کہاں کمپچر اور حب گونین / نہیں درد سر لینے دیتا ہے چین
کہیں اللہ اللہ کہیں یا حسین / ابے رام رام ہر کہیں شور و شین
پناہ بلندی و پستی توئی / ہمہ نیستند آنچہ ہستی توئی

جو تجویز مسہل کرے بھی طبیب / تو کیونکر دوا کانوں میں ہو نصیب
نہ دوکاں عطار کی ہے قریب / کہ نبد عوائیں نسخہ کو دہقان فریب
دہوش کر خدمت گزاری کنند / بہ ہشیاری تیمارداری کنند

چڑھی بوٹی گر کوئی ملتی بہم / تو کرتا نہ فیور زرا بھی ستم
ہے افسوس اب یہ خدا کی قسم / مطب میں نہ پیناک بچی ایکدم
ہمہ با ہوا کہ ہوس ساختم / دمے با طبیبے نہ پرداختم

خدا راج بہ ہوش رکھے مدام / کیا ہے شہنشاہ نے انتظام
ہر اک جا دوا بٹ رہی ہے تمام / مریضاں تپ کھائینگے صبح و شام
الٰہی ہمہ ملک آباد دار / رعایائے شاہنشہم شاد دار

راقم — لالہ ہوش جرولی

چٹپٹی غزل

وہ لے کر گدگدی جب ہاتھ میں بار نکلتے ہیں / سر بازار جو تڑپتے بند نکلتے ہیں
جواں مردی اسی کا نام ہے دشمن سے لڑنے کو / نقاب بھنگے نکلتے ہیں نقاب پوش نکلتے ہیں
نگار رہتا ہے تانتا عاشقوں کا انکے کوچے میں / کبھی تم تم نکلتی ہے کبھی ہو ہو نکلتے ہیں
قضا پھر آئی شاید سر فروشان محبت کی / وہ لیکر ہاتھ میں جو سر محشر نکلتے ہیں
ہمارے سجدے میں شیخ کیوں آ نکلے لیکن / کبھی تعریف لاتے ہیں تو ہیں پکڑ نکلتے ہیں
تپ لرزہ نہ آئے عاشقوں کو کس طرح انکے / بجائے دل جب انکی زلف سے بچھو نکلتے ہیں
جیسے دیکھو وہ لقوہ ہے کسی کے اٹھتے جوبن پہ / سر بازار اب دیکھیں تو وہ کیونکر نکلتے ہیں
کسی عاشق کا پرچھاواں پڑا شاید کہ انپر بھی / یہ بچھڑے بھٹوں کس پہ کرتے ہو سلو نکلتے ہیں
ہوا ہے رفع شاید واعظ کا خلل سے / کہ اب پیشانیوں تو ہو نشتر نکلتے ہیں
وہ اٹھا ستو بنا کر وصل کی شب ناز سے کہنا / بڑی مشکل سے ارمان دل مضطر نکلتے ہیں
کہیں ایسا نہ ہو دھیرج کوئی اور بربا ہو / کہ میدان قیامت میں ننگے سر نکلتے ہیں

راقم — بابا مرد جبل بجروے

بقلم — ص۔ن۔ کسمنڈی از سیہور

جتھے بندی یا پارٹی فیلنگ

ہندوستان میں بہت سے نو شوق دیکھنے میں آتے ہیں منجملہ انکے ایک تیتر بازی بھی ہے۔ ابتدا میں یہ شوق ادنے درجہ کے لوگوں میں پایا جاتا تھا لیکن رفتہ رفتہ اسے نوابوں اور روساؤں نے بھی اختیار کر لیا۔ صدہا تیتر پالے گئے۔ انکی خدمتگزاری میں اتنا اہتمام کیا گیا کہ انسان مرحوم کی تیمارداری میں بھی نہ ہوا تھا۔ مخصوص بٹیر و تیتر باز رکھے گئے جنتوں کو خطاب دیے گئے۔

پھر بھی نکالی گئی۔ پھبتی کہلائی گئی۔ جب وہ اس قابل ہوئے کہ میدان میں آئیں اور نواب صاحب کے باپ دادا کا نام روشن کریں۔ ہزاروں کی بازی لگائی گئی۔ بیٹی متروکہ سے اپنے دادا ماجد کی روح پُرفتوح کو ثواب پہونچانے کا سامان بہم پہونچایا۔

ایک ایرا غیرا نتھو خیرا دوسرا انکے مقابلے میں بازی لےگیا۔ خیر یہاں تک تو مضائقہ نہ تھا اب اسکے نتائج دیکھیے۔ میاں صاحب کا تیتر ہار گیا تو گویا انکی ہوا ہی نکل گئی۔ گھر بھر میں سناٹا ہے چہرے پر مردنی چھائی ہوئی ہے خوشامدی دوست احباب آتے ہیں اور نواب صاحب کو افسردہ اور ملول خاطر دیکھکر کہتے ہیں کہ حضور کچھ دانہ کھائیے پانی پیجیے آپ کا تیتر صحیح معنوں میں نہیں ہارا بلکہ وہ تو غل شور کی وجہ سے بھوک گیا تھا یہ فریق ثانی کی دھاندلی تھی کہ ہم تو پیٹنے لگے کہ وہ بھاگا۔ پارسال پھر اسی سے لڑائیے گا۔ جو ایک ہی لات میں نہ بھگا دے تو ہمارا ذمہ، وہ کا شمار ہے کہ پھول باہر آ جائے، غضب خدا کا پہلا وار تو اس نے پیٹ و بغل نے ایسا مارا تھا کہ وہ بیچارہ جھلا گیا۔

غرضکہ اسی قسم کی بیہودہ گوئی کی اور وہ خیالی پلاؤ پکائے کہ نواب صاحب نے کھیسیں نکال دیں کچھ غم غلط ہو گیا مگر غلط نہیں ہوا بلکہ ہمیشہ کے لیے اس خانہ خرابی کی دلدل میں دھنس گئے، اور ایسے دھنسے کہ پھر نہ ابھرے۔ خوشیاں منائے اور احباب کی مدارات میں فریق ثانی کا بھی دیوالا نکلا۔ آخر ہی وہ دعا علیہ فارغ و مدعی دونوں مفلس۔ ساری جائداد تیتر بازی کی نذر بسیر لینے کے لیے گھر نسلا تک باقی نہیں گلی گلی جوتیاں چٹخاتے پھرتے ہیں پھر بھی اگر کوئی زندہ دل کہدیتا ہے کہ میاں تیتر تو ہمارے نواب قلاش بیگ صاحب لڑاتے تھے تو آپ کی باچھیں کھل جاتی ہیں رشتہ خلطی ہو جاتے ہیں۔ کم و بیش یہی انجام بٹیر بازوں۔ کبوتر بازوں اور پتنگ بازوں کا بھی ہوتا ہے اور ضرور ہوتا ہے۔

ہمارے آپ کے سامنے اکثر ایسی صورتیں آئی ہیں جو انھیں کمبخت بازیوں کی بدولت سے اپنی اپنی حیثیتیں بیلی اور کمی کرلے گھومتے ہیں ایسے لوگوں کی اخلاقی حالت بھی اس درجہ ناقص اور لائق نفرین ہو جاتی ہے کہ نیک و بد حق و باطل میں تمیز بھی نہیں کر سکتے۔ مزاج میں جھلاّ اور چڑچڑا پن پیدا ہو جاتا ہے اور ایام گزشتہ کی یاد میں وہ پہلے سے بھی زیادہ بد خلاق۔ حاسد اور کینہ پرور ہو جاتے ہیں افسوس ہمارے ملک میں کوئی ایسی انجمن قائم نہیں جو ایسے لوگوں کو نیک ہدایت کرے انھیں راہ راست پر لائے اور انکے مال و دولت کو تباہی سے بچائے۔

دوسرا طبقہ پہلوانوں کا ہے ان کے یہاں پارٹی فیلنگ ہے۔ کچھ لوگ میاں حسینی کے طرفدار کچھ آغا کا چھوٹو ربوبی ٹھوکے ثناخواں۔ بازیاں بدی جاتی ہیں۔ بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ خیر و خوبی سے کوئی کشتی ہو جائے، ذرا ذرا سی بات پر لٹھ چلتے ہیں بیچارے تماشائیوں کی بھی مرمت ہو جاتی ہے۔ صدہا جانوں کا نقصان ہوتا ہے، مقدمہ بازی ہوتی ہے، جو کچھ پونجی ہوتی ہے وہ گورنمنٹ کے خزانے کی نذر ہو جاتی ہے پھر بھی کانوں پر جوں نہیں رینگتی۔ اور آئے دن اس قسم کے فتنے فساد ہم دیکھتے رہتے ہیں —

ان سب کے علاوہ جو سب سے زیادہ پارٹی فیلنگ کے دلدادہ نظر آتے ہیں وہ ہمارے ملک کے معزز شعراء ہیں ان کی منطق ہی نرالی ہے، جہلاء سے اگر اس قسم کی حرکتیں صادر ہوں تو تعجب نہ کرنا چاہیے لیکن بقول شخصے اللہ کے یہ بگوڑے تو چار آنکھوں والے کہلاتے ہیں پھر بھی عقل سے کام نہیں لیتے۔ یہ تو بیچ کچھ بہونے تیتر لڑاتے ہیں مشاعروں میں اٹھ جاتے ہیں۔ ڈھیلے کو ڈھونگے اور بھونک کر کاٹنے دوڑتے ہیں۔ خیر سخن فہم اور مہذب اشخاص تو کلام سن کر کھوٹے کھرے میں امتیاز کر ہی لیتے ہیں۔ لیکن عوام کو خالی طرفداری سے کام ہے۔ ہم نے دیکھا بھی ہے اور سنا بھی کہ مختلف مقامات پر ادبی انجمنیں قائم ہوئیں اور کچھ دن بعد ذاتی عناد و کاوش کے باعث درہم برہم ہو گئیں۔ بعض خود دماغ نہ تو خود کچھ کرتے ہیں نہ کسی اور کو کرنے دیتے ہیں خود ذرا سی بات پر تنا تنی کی شرط ہے کہ ہمارے نام کے ساتھ مولوی کا لفظ کیوں نہیں لکھا یہ بھی جانے دیجیے تو ہم خاندانی حکیم ہیں ہم نے بھی دو چار طب کی کتابیں پڑھکر مادہ نکالنے میں کمال حاصل کر لیا ہے وغیرہ وغیرہ ایسے لوگوں کو صرف کتوں کی طرح پیٹ پالنا آتا ہے۔ ملک اور زبان کی کچھ خدمت کرنا انکے نزدیک ایک فضول سی بات ہے، قوم و ملک کی بہبودی کے لیے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان ناپاک اختلافات کو دور کرنے کی کوشش کی جائے۔

پنجاب کو عرصے سے انجمن بازی کی عادت ہے، پاؤں کا چیلا ایک جگہ ٹکنے نہیں دیتا مگر یہ بھی ہندوستان کی خوش قسمتی کہ جہاں کہیں ہو بیٹھے وہیں ایک انجمن قائم۔ اول اول تو کچھ تسلی تشفی ہوگی اور شیلڈ وغیرہ انکے ارکان نے انکی منہ بھرنے اہل قلم نے بھی انجمن کی سرپرستی اور اعانت قبول فرمائی ہم نے بھی فیاضی سے کام لیا کسی کو کھوسٹ کا خطاب دیا اور کسی کو بلبل ہند وغیرہ کا۔ اہل نظر حضرات ہماری اس حرکت سے عنقریب ناراض ہوگی اور شیلڈ بھی خطاب یافتہ ہو گئے ہم اپنی شرکت سے باز آئے ارے ہاں انجمن کی ایسی تیسی میں غرضکہ یار لوگ کسی طرح رنگ جمنے نہیں دیتے ہم نے چاہا تھا کہ کچھ ادبی مذاق پیدا کر کے روشنی پھیلے گی اور زبان کو بھی تھوڑی بہت ترقی ہوگی مگر خدا بھلا کرے پارٹی فیلنگ کا —

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے سب بنا بنایا کھیل بگڑ گیا نہ انجمن رہی نہ اسکے ارکان ایک ذرا سی کروٹ میں جولاہے کے گھر کی طرح لاکھ کا گھر خاک۔ یہ انجمن ہماری کوکھ میں غڑاپ غڑاپ! آئندہ ارادہ ہے کہ پارٹی فیلنگ کے متعلق اگلے قلم کو تھوڑی تکلیف دی جائے۔

راقم —
انجمن باز
بقلم —
س۔ ن۔ کسمنڈوی چھاؤنی میسور

سنبل آرا بیگم اور نمائش بچگان

ن (نواب) ب (بیگم)

ن :- اے جی ! سنتی ہو ؟ بے جب سے کنگھی چوٹی بناؤ سنگار تیل پانی سے لیس تو ہو جاؤ میں موٹر کرائے کو کہہ آیا ہوں وہ آتی ہوگی تمھیں نمائش میں چلنا ہوگا ۔"

ب :- "یا حواس - میں کہتی ہوں دشمنوں کو سودا تو نہیں ہو گیا ہے - جب گھر میں قدم رکھتے ہو ایک نہ ایک نیا شغل چھوڑ دیتے ہو - کیسی نمائش - کیسا جانا - کیسا بناؤ سنگار ۔"

ن :- "اونہہ تمھیں اس سے کیا مطلب ؟ تم سے جو کہا ہے وہ کرو ۔"

ب :- "کیوں مطلب کیوں نہیں ؟ مجھ ہی کو لیے جاتے ہو اور مجھ ہی کو مطلب نہیں ؟ آخر کچھ بتاؤ تو سہی کونسی مصیبت دشمنوں پر پڑی ہے جو جورو بچے گھر سے نکالے جاتے ہیں ؟"

ن :- "اجی کوئی مصیبت نہیں ہے - بات یہ ہے کہ یہاں بچوں کی نمائش ہونے والی ہے خدا نے تمھیں بھی بچہ عنایت کیا ہے تم بھی چلو دوسروں کے بچے دیکھو اپنا بچہ دکھاؤ ۔"

ب :- "اے وہ ! بچہ بھی کوئی دیکھنے دکھانے کی چیز ہے ۔"

ن :- "واہ بچہ ہی تو ایک چیز ہے جسے انسان کو دیکھنا چاہیے ۔"

ب :- "میرا دشمنا میں آیا مگر میں نہ کسی بچہ کے دیکھنے کو گئی نہ کوئی میرے بچہ کو دیکھنے آیا - ان انگریزی پڑھے مردوں کی تو بات ہی نرالی ہے - رونا ہی کی لیتے ہیں - بھلا کو نگوڑے بچے کا دیکھنا ہی کیا - بچہ ہوئی کیا جسے کوئی دیکھے نگوڑے اطواروں کی نجاست - پیار اخلاص کا گھاٹا - محبت کے تین دین کی دستوری - مزے داری کی نشانی - سبھی تجھے تو بڑے بوڑھوں کے سامنے اپنے بچہ کو گود میں لیتے شرم آتی ہے اور تم کہتے ہو کہ بھری محفل میں بچہ لے کے جاؤ اور سب کو دکھاتی پھرو ۔"

ن :- "پھر اس میں کیا ہرج ہے - آخر ہم تم دونوں بھی کبھی بچے تھے ۔"

ب :- "پھر تمھارے ماں باپ تو کبھی تمھیں گود کر کے میں چڑھا کے لوگوں کو دکھانے نہیں لے گئے - جہاں دو ہیں وہاں تیسرا ضرور ہوگا - کوئی اچنبھے کی بات ہوتی تو خیر یوں بھی سہی ۔"

ن :- "اجی تم چلو تو سہی - واللہ بڑے مزے کا جلسہ ہے - گرلس اسکول کی لڑکیاں تماشا (ڈراما) دکھائیں گی - چلتی پھرتی تصویروں کا کھیل ہوگا - ڈاکٹرنیاں دائیوں کو لکچر سنائیں گی ۔"

ب :- "چلنے کو تو میں چلتی ہوں مگر یہ تو بتاؤ لڑکیاں تماشا کیا دکھائیں گی ۔"

ن :- "یہ تو مجھے معلوم نہیں مگر جیسے تھیٹر میں ڈراما ہوتا ہے ویسی ہی کوئی نقل دکھائیں گی ۔"

ب :- "اور دائیوں کو کونسی لچر بات سنائی جائیگی ۔"

ن :- "او لچر نہیں ! لکچر - لکچر یعنی بچوں کے جنانے اور پالنے کے متعلق ضروری باتیں بیان کریں گی ۔"

ب :- "دیکھی یہ بھی کوئی بتانے سکھانے کی بات ہے - جس پر پڑتی ہے وہ سہتا ہے - میں کہتی ہوں لڑکو بچوں میں اگر نمائش کی کوئی بات ہے تو بوڑھوں اور جوانوں میں کیوں نہیں ہے اُن کی نمائش بھی ہوتی چاہیے ۔"

ن :- "تو معلوم ہوا کہ تم ان سب نئی اور مادی ترقیوں کو فضول سمجھتی ہو - ہائے جہالت - بیگم وہ زمانہ نہیں رہا کہ بچہ جننا آسان ہو - جب چاہا جن دیا " کا زمانہ گیا - اب پیٹ میں بچہ آنے سے پہلے ڈاکٹروں کی فکر کرلینی چاہیے - آمدن باارادت و رفتن بہ اجازت " پرانے زمانے کا دستور تھا - دیکھ لینا کچھ دنوں میں استقرار حمل کے منظوری کے لیے ڈاکٹروں کی خدمت میں وفد ڈیپوٹیشن لیجانے کی ضرورت پڑے گی - جس طرح کا بچہ ڈاکٹر تجویز کرینگے اُسی طرح کا بچہ جننا پڑے گا ۔"

ب :- "تو بچہ جننا اور مکان بنانا ایک ہی بات ہے - پہلے نقشہ داخل کرو جب منظوری مل جائے تو مکان بناؤ ۔"

ن :- "جی ہیں دل لگی کرتا تھا - فی الحقیقت یہ نمائش بنایت مفید ۔"

ب :- "بھلا میں بھی تو سنوں کیا فائدہ ہے ؟"

ن :- "صحیح و توانا بچہ دیکھ کے عورتوں کو اپنے بچوں کی تندرستی کی فکر ہوگی ۔"

ب :- "تو کیا کوئی عورت اپنے کلیجے کے ٹکڑے کو کمزور لاغر بیمار کر دیتی ہے ؟"

ن :- "نہیں - بعض پھوہڑ عورتیں بچے کا رکھ رکھاؤ جیسا چاہیے ویسا نہیں رکھتیں انکو شوق پیدا ہوگا ۔"

ب :- "بھلا میں تم سے پوچھتی ہوں کہ شوق پورا کرنے کا کوئی وسیلہ نہ ہوا تو پھر کیا ہوگا ۔"

ن :- "میں تمھارے سوال کو نہیں سمجھا ۔"

ب :- "اے ہاں تم تو ہو ہی ننھے بھولے - غریب پسنہاری جس کی صبح سے شام اور شام سے صبح چکی پیستے گزرتی ہے وہ کیا خاک اپنے بچوں کے واسطے صحت اور تندرستی کا سامان کرسکتی ہے ۔"

ن :- "لاحول ولا قوۃ پسنہاریاں بھی اس قابل ہیں کہ انکے بچوں کے واسطے کوئی نمائش کی جائے - انکے لیے یہی کافی ہے کہ رات کی اوس دن کی دھوپ میں زندگی کاٹیں اور چکی پیس کے گیت گائیں یہی انکا ڈراما ہے یہی متحرک تصاویر کا تماشا - ان کمبختوں کو افلاس میں بچہ جننے کی ضرورت ہی کیا ہے ۔"

ب :- "اے ہاں سچ ہے بچہ جننے کا حق اور پھر موٹا تازہ بچہ جننے کا حق تو تمھاری بی ...... کو ہے صاف صاف یہی کیوں نہیں کہتے کہ یہ بھی امیروں کا ایک کھیل ہے - موٹا تازہ بچہ جنا اور اتراتے ہوئے نمائش میں پہونچے بچہ بغل میں ہے میاں ساتھ ساتھ ہیں - دوستوں سے ملاقات ہوئی - ہاتھ ملائے - اب باچھیں چری جاتی ہیں - سوال جواب ہو رہے ہیں - دوست صاحب بچہ سے زیادہ بچہ کی ماں کی طرف متوجہ ہیں انکھیوں سے دیکھتے ہیں اور مسکراتے ہیں " کیوں بھابھی جان یہ بچہ

آپ ہی نے جنا ہے نہ؟ میاں مجنیا (چٹکی بجا کے) ادھر! ادھر!! بھئی ہے تو بہت۔ بی بی ہل (خوشبو تو) بیٹھ جلدی (گو آنا) کیوں ہے نہ یہی بات؟ اور کوئی فائدہ؟

ن:- اور یہ فائدہ ہے کہ بچوں کی تربیت و نگہداشت سے متعلق ڈاکٹروں کی وہ باتیں سننے سے حفظان صحت کے اصول عورتوں کے ذہن نشین ہوں گے۔

ب:- پھر آخر اس سے کیا ہوگا۔ کیا بچہ کبھی بیمار نہ ہوگا اور بیمار ہوگا تو بغیر ڈاکٹر کے ہر ایک عورت اس سنی سنائی ہدایت پر علاج کر لیا کرے گی؟

ن:- واہ یہ کیونکر ممکن ہے ہاں ڈاکٹر کی نصیحت پر عمل کرنے سے بیماری کا حملہ کم ہوگا مثلاً وہ کہے گا کہ روز شام کو ہوا خوری کے لیے بچوں کو کھلے میدان میں لے جاؤ۔ اس سے بھوک بڑھے گی بچہ چانگلا ہوگا دوڑنے دھوپنے سے اعضا مضبوط ہوں گے۔ آئے دن بیماری اور روگ کا حملہ نہ ہوگا۔

ب:- جو بچے روگی ہوتے ہیں ان پر کوئی جادو اثر نہیں کرتا۔ آج تک کوئی علاج ہو گئے کا نہ نکلا۔ اس کے علاوہ یہ سب خرچ بڑھوانے کی تدبیریں ہیں خدا جانے کب سے یہ دنیا چلی آئی ہے بغیر نمائش کے بچے آج تک جیتے ہیں۔ میں کہتی ہوں کہ یہ ساری تدبیریں مردوں نے بچوں کی خاطر سے نہیں بچوں کی ماں کی خاطر سے ایجاد کی ہیں۔ لاؤ بھئی اسی بہانے سے آنکھیں سینکیں۔

ن:- ائی ہائیں یہ کیا کہتی ہو۔ یہ تو نرا ایک عورت کی گالی ہوئی ہے۔

ب:- ہاں! تو وہ ہوگی کوئی جگت کی ماں جگ بھر کی خالہ۔

ن:- لاحول ولا قوۃ خاموش رہو۔ یہ تو نرے بڑے لاٹ صاحب کی لیڈی کی ہے۔ وہ ہندوستانی بچوں پر مہربان ہوئی ہیں ان کا منشا ہے کہ ہندوستانی بچے عمدہ آب و ہوا میں پرورش پائیں پھلیں پھولیں توانا تندرست چاق چوبند رہیں۔ دائیاں تجربہ کار ہو جائیں، اناڑی جاہلوں سے بچوں کو ضرر نہ پہنچے۔

ب:- اچھا تو خالی خولی جتنے بھر بچوں کی دیکھ بھال سے یہ تمام فائدے عام ہو جائیں گے؟ یہ تم کیسی باتیں کرتے ہو۔ بھلا کبھی ہندوستان کا بھلا ہی کہیں ڈھکوسلوں سے کام چلتا ہے؟ تم لوگ غیرت دار ہوتے تو سارے ہندوستان سے فرنگی سمیٹ لگے۔ کانے کھترے۔ ڈبلے پتلے۔ بیمار بچے ایک جگہ جمع کرتے اور ایک نمائش لاٹ صاحب کو کرواتے کہ دیکھیے صاحب آپ کی عملداری میں ہندوستان کا یہ حال ہے۔ جن بچوں نے فاقہ کش ماؤں کا دودھ پیا ہے نادار عورتوں کی جوانی بھری گودوں میں پاؤں پھیلائے ہیں وہ زیادہ ہیں۔ یا پیٹ کٹے کھانے پینے توانا تندرست بچے؟ ہندوستان کی استا کا حال! اس وقت کھلتا جب ان دکھ جھیلنے والوں کے دیکھنے کی سیر جوق جوق لوگ آتے۔ اور انعام اکرام صدقہ خیرات کا ثواب لیتے۔

ن:- ابھی یہ کہو انعام تو مقرر کیے گئے ہیں اور تقسیم بھی ہوں گے۔ دس دس بیس بیس روپیہ بعض بچوں کو دیے جائیں گے اور جو سب سے اچھے بچے ہوں گے ان کو پچاس۔ ایک یا دو انعام ایسے بچوں کو دیے جائیں گے جن کی پرورش میں گلیکسو ایک انگریزی مصنوعی خوراک صرف کی گئی ہے۔

ب:- بس پھر کیا ہے۔ چین ہی چین ہے۔ انعام ملتے ہی ساری دنیا کو اچھے بچے جننے کا شوق ہوگا۔ دنیا بھر میں ایک برا بچہ نہ دکھائی دے گا۔ ارے ہوش کی دوا کرو۔ یہ نمائش ہے کہ گڑیا گڈے کا بیاہ۔

ن:- گڑیا گڈے کا بیاہ کیسا؟

ب:- لڑکیاں اپنا جی بہلانے کے لیے گڑیا گڈے کا بیاہ رچاتی ہیں۔ بوڑھا بالا بڑا ہے لاٹ صاحب کی میم نے اپنا جی بہلانے کے واسطے یہ کھیل کھیلا ہے اور ہاں خوب یاد آیا یہ تم نے کیا کہا کہ دو ایک انعام ایسے بچوں کو دیے جائیں گے جن کو...... کیا کھلا کے لوگوں نے پالا ہے؟

ن:- گلیکسو۔ یہ ایک انگریزی خوراک ہے۔

ب:- کہاں سے بن کے آتی ہے!

ن:- بچا یہ ولایت سے۔

ب:- تو معلوم ہوتا ہے نمائش والوں نے اس دوا سازی کے کارخانے سے ساز باز کر لیا ہے جو نہ ہو اس کی دوا بکوانے کے واسطے یہ ساری نمائش بنائی ہے۔ میں کہتی ہوں ایک بچہ پالنے میں کتنی شیشیاں اس دوا کی صرف ہوتی ہوں گی؟

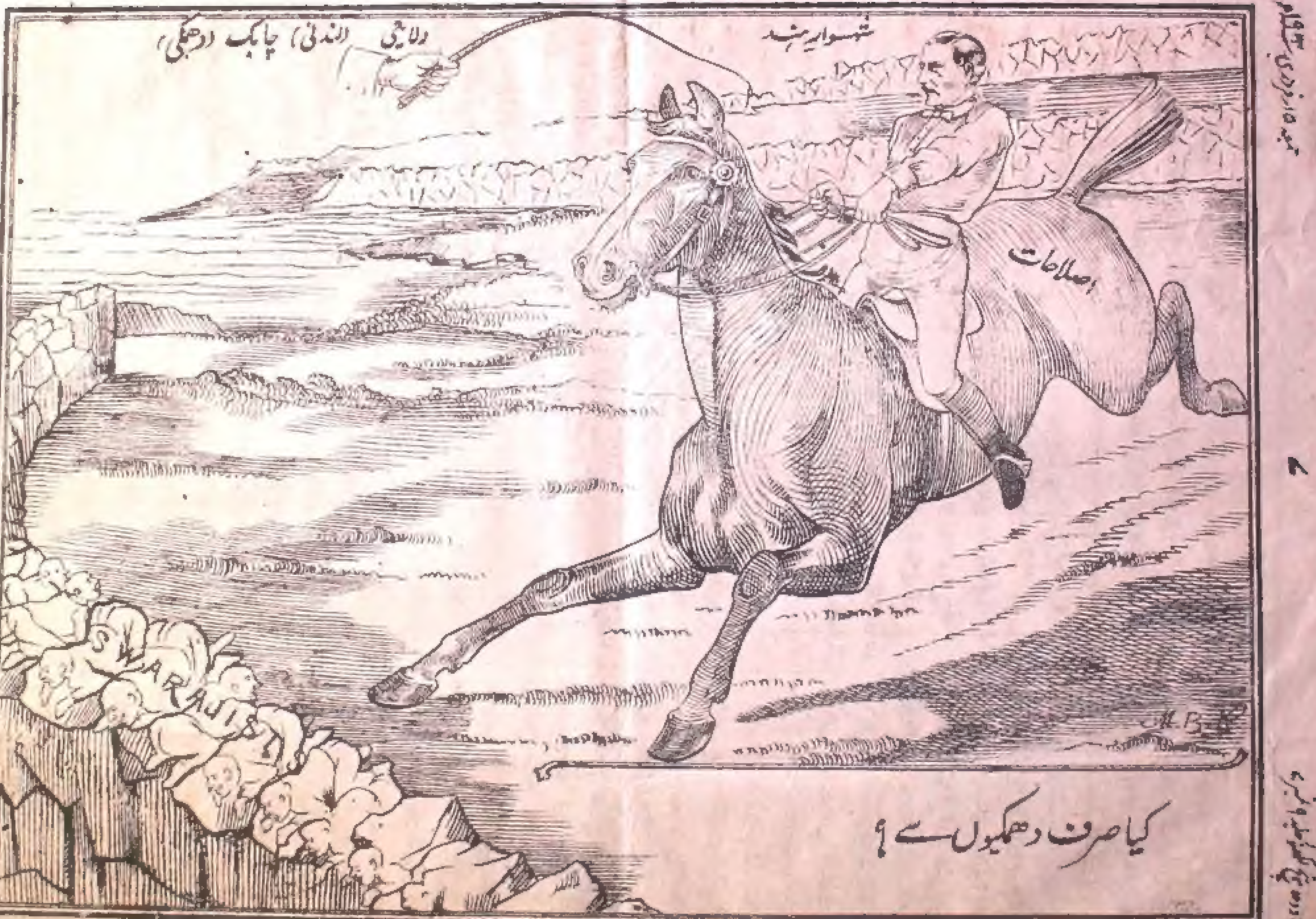
ن:- اب کیا معلوم مگر ہاں بھلے چنگے دام خرچ ہوتے ہوں گے۔

ب:- اور لے گا کیا؟ یہی دس بیس پچاس روپیہ یا کچھ زیادہ۔ (باقی آئندہ)

نقد القد

سیرت الغازی یعنی مصطفیٰ کمال پاشا کے سوانح اور ترکوں کی آزادی کے حالات یورپین طاقتوں کی ترکی حکومت پر عنایات۔ دوستی کے پردے میں ہڑپ کرنے کی تدبیریں۔ حضرت یونان کی دوستوں کے ہاتھ سے رسوائی۔ مربیوں کا عین وقت پر کاندھی دے جانا۔ غرض یہ کتاب اگرچہ کامل نہیں ہے لیکن یورپ کی عظیم جنگ سے ترکوں کو جو نفع یا نقصان پہنچا اسکی مکمل تصویر ہے اور مولوی عبداللہ صاحب منہاس سابق ایڈیٹر وکیل اور حال مدیر مسلم راجپوت امرتسر نے اپنے اہتمام سے شائع کرائی ہے کاغذ خط چھپائی کے اعتبار سے بھی خوب ہے۔ قیمت عہ

سیدان ظرافت میں ایک نئے شہسوار کا وجود بھی غنیمت ہے اگرچہ نام سنتے ہی لوگ کانوں پر ہاتھ رکھ لیتے



کیا صرف دھمکیوں سے؟

مسلمان دامن بچا جینگے اور ہندو تمہارے کی فکر کریں گے۔ یعنی شیطان لیکن اب تو آپ تشریف ہی لے آئے اور علانیہ تشریف لے آئے۔ دیکھیے جو ڈھول اور منتر کی آواز سنتے ہی غائب نہ ہو جائیں۔ بنانے والے نے انکی صورت ایک مسلمان مولوی کی بنائی ہے جسکے دونوں ہاتھوں میں مالا یا تسبیح ہے۔ داڑھی لمبی عبا و عمامہ سے لیس۔ غالباً آپ کا ورود ہندو مسلمانوں کے باغ اتفاق میں نئے نئے گل کھلائے گا۔ جن صاحب کو انسے ملاقات منظور ہو منیجر شیطان امرتسر کی معرفت ملاقات کریں۔ پنڈت منگل داس کشتہ اسکے ایڈیٹر ہیں۔ ہمارے پاس اسکا دوسرا نمبر پہنچا ہے اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ اپنا کام بخوبی انجام دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

نقارہ۔ آپ کی نوبت بھی ظرافت کی ہے۔ ابھی تو ایک ہی آواز آئی ہے۔ ذرا بجنے دیجیے۔ بظاہر تو آپ اتفاق کا ڈھنڈورا ہیں۔ چند نمبر دیکھنے کے بعد رائے قائم کی جائے گی نمبر ۴ بھوا بازار اسٹریٹ کلکتہ میں آپ رکھے ہوئے ہیں۔ حاجی شاہ مراد خاں صاحب صوفی کے دوال قلم سے آپ کی آواز گونجتی ہے۔ سالانہ چندہ قیمت ہے۔

جدت یہ بھی کلکتہ کا ایک روزنامہ ہے خبروں کے اعتبار سے بہت خوب ہے۔ ممکن ہے کہ لذت سے خالی ہو مسٹر ایم اے احمد ایڈیٹر ہیں مقام اشاعت ۱۲۲ بی دھرم تلا اسٹریٹ کلکتہ۔

علم مجلسی۔ اس علم سے ہمارے کان بالکل آشنا نہیں نہ علوم کی فہرست میں اسکا نام موجود ہے مگر کتاب دیکھنے سے معلوم ہوا کہ یہ ایک مجموعہ اشعار ہے مختلف عنوانوں کے تحت میں اسی عنوان کو ظاہر کرنے والے اشعار ایک جگہ جمع کر دیے ہیں جو اشخاص اپنے مضامین کو اشعار سے آراستہ کرتے ہیں انکے کام کی چیز ہے۔ مثلاً آرسی مصحف۔ ارمان۔ انگڑائی۔ بے ثباتی دنیا۔ پابندی وضع۔ خوف محشر خضاب وغیرہ کتاب سلیقہ سے ترتیب دی گئی ہے۔ اور دیباچہ بھی پرلطف ہے۔ بہرحال خوش منظر ہے۔ مؤلف کا اسم گرامی عزیز الرحمن صاحب عزیز ہے۔ ملنے کا پتہ:۔ جمعیۃ کتب خانہ کلاں محل دہلی قیمت عہ

لیجسلیٹو اسمبلی کا مشاعرہ

مسٹر رنگا چاریہ کا رزولیوشن ؎

وضع کے پابند ہم دیوانگی جدت پسند
پھر لگایا جائے لوہا قفس کی زنجیر کا

(دفا قانون اصلاحات پر نظر ثانی کیجیے اور ہو سکے تو ایک ہی کمیشن بھی مقرر کیجیے کہ نو آبادیوں کی سی حکومت دیتے ہیں جو ہیر پھیر کی جا رہی ہے اسکی تھاہ لے۔ مچھلی مچھلی کتنا پانی۔)

سر مالکم ہیلی۔ ؎

صبر بسیار بباید پدر پیر فلک را
تا دگر مادر گیتی پسر آزاد بزاید

(اے حضرت ذمہ دار حکومت کا وعدہ تو ہے آزاد اور نو آبادیوں کی سی حکومت ٹیڑھی کھیر ہے جلتا ہوا ہے جو پھونک پھونک کے کھائیے۔ ملکی جرائد گو کہتے ہیں ابھی اتفاق مفقود ہے بنگال کا قومی معاہدہ اتحاد مسکن چیز ہے۔)

بپن چندر پال۔ ؎

خنجر مجھے دکھلاؤ نہ تلوار دکھاؤ
ہے جس میں خبر ایسی وہ اخبار دکھاؤ

سر مالکم ہیلی۔ (بنگالی کا خدا اخبار دکھا کر) ؎

پھر گلگشت چمن ہیں اسے آئی ہے
گل کھلائے ہیں نسیم سحری نے دیکھو

پنڈت مالوی ؎

ایک بنگالی پہ کیا موقوف ہے اے مہرباں
نام بتلا دیجیے کچھ اور بھی دو چار کے

پریسیڈنٹ۔ ؎

گھبرائیے نہیں ابھی بڑھائیے نہیں
بس جو پنچ نہ دیکھیے مڑ جائیے نہیں

سر مالکم ہیلی۔ (بپن چندر پال سے) ؎

سکتے تھے آپ صاف پریشان اگر نہ ہو
اک دن بھی ملک ہند میں اپنی گزر نہ ہو
اب کیا ہوا کہ قول سے اپنے مکر گئے
کیوں مدت چند روز میں اپنی گزر گئے

ڈاکٹر گور۔ ہم ترقی کر رہے ہیں اس ؎

زمیں پر نہیں ٹکتے اپنے قدم
گئے گور تک آگے کا نمبر ہے ہم

سر مالکم ہیلی۔ سچ ہے قانون غداری (میرٹھ بل) تمہاری یہ ترقی ہم نے دیکھی ہے ؎

جیل میں بھی ہیں اس پنچ نے جینے نہ دیا
کیوں جیا غیر ترے ہجر میں مرنے کے لیے

مسٹر بی اے لوئڈ مشکل ہوئی ؎

ترے عشق نے ہمیں بہلا دیا
محبت بلا بن کے نازل ہوئی
مرض عشق کا رفتہ رفتہ بڑھا
جو سوچے ہوئے تھے وہ اپیل ہوئی
نہ جاتی ہے الفت نہ ملتا ہے یار
غرض ہر طرح ہم کو مشکل ہوئی
کہو کچھ وہ بے جانیں اپنی طرف
نہیں بات کرنی بھی مشکل ہوئی
یہ ہیں تینوں بیماریاں جاں گسل
حکومت ہوئی دق ہوئی سل ہوئی

پنڈت موتی لال نہرو ؎

طبیعت رہی اپنی وقت پسند
وہی بات کی جو کہ مشکل ہوئی
میں کیا دیکھتا ہوں یہ کیا ہو رہا ہے
یہ کونسل میں کیوں داخلہ کل ہوئی
زمانہ جو غلطیں ملا ہے تری
ترے گھر میں تو عید قاتل ہوئی
جیسے کہتے ہو تم ریزولیوشن ایک صاحب
نہیں اس سے فیکسی نہ حاصل ہوئی
نہ عینک سے ہوگا نہ سرمے سے کچھ
بصارت جو آنکھوں کی زائل ہوئی
سمجھیے گا کہ کھائیں گے غچا
طبیعت ذرا سی جو غافل ہوئی

کبھی رفع ہوگا نہ پیسہ کا جھگڑا
اگر ہند میں راؤنڈ ٹیبل ہوئی

سر کیمبل روڈز سے

نہ لے گا دیا وہ قسمت سے
برہم بیہودہ کیوں اٹھاتا ہے

سر اے سوامی داس سے

در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند
بات ریلی نے جو کہہ دی سو یہاں کہتے ہیں ہم

مسٹر ڈورا سوامی آئنگر سے

برا نہ مانو جو ہم عرض حال کرتے ہیں
فقیر لوگ کسی سے سوال کرتے ہیں
جو راس مال کا اپنے خیال کرتے ہیں
وہ اپنے وہم سے جناب جدال کرتے ہیں
ملے حکومت تو کی تو پھر دکھا دیں ہم
تمام تفرقے آپس کے پھر مٹا دیں ہم

ڈاکٹر گور سے

دل کو پامال نہ کر بیس پھسلے ہیں گئی
ایک خوشہ تو بھلا ہے تری رہنے سے

مسٹر جناح سے

نہ مسلمان سے ضد ہے نہ ضد ہندو سے
متفق ہندو سے ہر مسئلہ میں نہرو سے

مسٹر رنگا چاریہ سے علیٰ ہذا القیاس

مسٹر ڈومنیہ سے ینچا تب پوچھو تو جو کچھ ریلی نے کہا وہی ٹھیک ہے

سن تو جلدی کام ہے شیطان کا

راقم
ٹائیں ٹائیں فش

مولانا پیچ کی نوٹ بک

کوئی کام کیجیے خدا معترضوں سے بچائے کھینچ تان کے فساد اور حماقت کی جانب منسوب کر دیتے ہیں۔ مسٹر رنگا چاریہ کہتے ہیں۔ لارڈ ریڈنگ نے مہاتما گاندھی کو گرفتار کر کے دینی دور اندیشی کا ثبوت دیا ہے۔ بعض ولایتی جرائد معترض ہیں کہ اس فتنہ کو پہلے سے نکالنا حماقت ہے۔ گرفتاری کے وقت معاملہ بگڑ گیا۔ ہندوستانی کہتے تھے بڑا کیا۔ ولایتی مشغب جرائد کہتے تھے خوب کیا اچھا کیا۔ غرض ہمارے لاٹ صاحب عجب شکنجے میں گرفتار ہیں۔ بہر حال حماقت اور عقلمندی دونوں کی نسبت آپ کی ذات سے وابستہ رہتی ہے

وطن سے کھینچ کر کیوں لائی ہند میں لائی
کوئی ذی عقل کہتا ہے کوئی کہتا ہے سودائی
خداوند ابلا ہے یہاں ہوئی ہے میری دانائی
وہ پتہ دکا بھی کا ہے کہ ہے وہیم آرائی

پنجاب میں بچوں کی نمائش اور بچوں کی ماؤں پر آفت کی آزمائش ہوئی بعض جرائد ناقل ہیں کہ لاہور کی نمائش ریذیگان جنت میں جب روز لیڈی میکلگن آنے والی تھیں اس روز لوگوں کے گھر کے لڑکے یا متعلقین کا ہجوم تھا۔ تین بجے لیڈی صاحبہ آنے والی تھیں دو بجے کہا گیا کوئی لڑکی دڑبے دڑبے دار خانہ دڑبے کا نکاس بھی تھا اور خدا رکھے ہزاہا بیسیوں خدارا اللہ بچا ساتھ بچکی بچوں کی انگلیاں پکڑے جو متعلقین بھاگے تو دروازہ ہو گیا تنگ متعلقین کو جلدی کہ کسی طرح جلد یہاں سے نجات ملے ورنہ کہیں ایسا نہ ہو لیڈی صاحبہ آ جائیں دھڑا دھڑ بھیڑ بچکی پر بگڑ نہ لازم کسی کی سلیپر بھاگتے میں رہ گئی کوئی اوڑھنے سے منہ گری کسی کا برقع غائب کسی کا بچہ ندارد دھکے کھاتے ہیں ملے۔ اے اللہ بھیا کے باوا دوڑو لگو جاؤ دھکیلے دیتا ہے اللہ کرے مرے کے ہاتھ ٹوٹیں کس زور سے کہنی ماری ہے کہ آنکھ پھوٹتے پھوٹتے بچی۔ ارے میرا بچہ کہاں غائب ہو گیا غرض داد فریاد کون سنتا ہے۔ ہماری رائے ہے کہ ان عورتوں کی جانب سے ایک درخواست لیڈی میکلگن کی خدمت میں بھیجی جائے اس مضمون کی کہ مسٹر میم صاحب ہم ہندی باز آئی اب نمائش کی طرف قبلہ بھی ہوگا تو سجدہ نہ کریں گی۔ اگر یہی حال رہا تو بچہ کشی کو دور تو سلامت ہے۔ پھر ہوگا انہ نہ بچے گی۔ اصلی آپ نمائش کس کی کیجیے گا۔ بچے ماں سے جبر بچوٹ ہے۔ بچے کو پیاسا اور ماں کو پیر سے کی رسم ابھی نہیں۔ گھوڑا اور دروازہ ایسا تنگ جس میں سے مخلوق کشی کا نکلنا ہوا ہے۔ نمائش سے کیا آئے اگر دوبارہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے۔"

دور جاتے ہے کوئی فائدہ ہو یا نہ ہو مگر اصلاحات کی یہ برکت تھوڑی نہیں ہے کہ جب سے آپ ہندوستان پر ناخواندہ مہمان کی طرح نازل ہوئیں اس وقت سے لے کے آج تک صرف چالیس کرور کا ٹیکس حکومت کی طرف سے غریب رعایا پر عاید ہوا۔ اب کوئی شخص اصلاحات کو ناکام کہے تو مسٹر مانٹیگو ریڈنگ سے انصاف اس کے ساتھ نفی کر دینا چاہیے۔

شیعہ کانفرنس کی شرکت سے بعض مولوی صاحبان نے بدیں وجہ استعفا دیا کہ جس اجلاس حکومت ناراضی کا رزولیوشن پیش ہونے والا تھا اس معصیت کی برداشت نہ ہو سکی۔ رزولیوشن انتخاب معتمد شیعہ کالج کی بے ضابطگی سے متعلق تھا۔ شیعہ کالج ہی چونکہ انگریزی یونیورسٹی و علوم باطلہ کی تعلیم ہوتی ہے جس کا زیادہ سے زیادہ اثر یہ ہو سکتا ہے کہ لوگ خدا سے ناراض ہو جائیں۔ خدا نخواستہ علماء کے احترام میں اس سے کوئی کفندت پڑنے والی نہیں لہذا اس کی شرکت سے کسی صاحب نے استعفا نہیں دیا۔ خدا جانے اور اس کا کام جانے استعفا ہمدم میں شائع ہوا ہے عبارت کی منطق دیکھنے کے قابل ہے۔

بعض ضروری امور کا اظہار

(۱) جو حضرات ایک آدھ پرچہ نمونہ کے طور پر منگاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ نانت کی اور راگ بوجہا حضور پنچ کی قابلیت اڈیٹر کی استعداد سے انہیں کافی واقفیت ہو گئی ان کی رائے اکثر صحیح نہیں ہوتی۔

ہمارا قاعدہ ہے کہ فالتو پرچہ دفتر میں بچ رہتے ہیں ان کو نمونہ میں صرف کر ڈالتے ہیں۔ طالب منت کو اس ایک پرچہ میں اپنے مفید مطلب باتیں ملیں یا نہ ملیں اسکی پروا نہیں۔ لہذا کم از کم ایک سہ ماہی کے واسطے خریدار ہو جانا نمونہ طلب کرنے سے بدرجہا بہتر ہے۔ اگر اس قلیل مدت میں ناظر کو ظرافت کے ساتھ اخلاقی علمی و ادبی فوائد محسوس ہوں اور پنچ مضمون بھی اسکے مذاق کے موافق ملجائیں تو دوام وصول۔ ورنہ پنچ پی ہزار قسمت کھائی ہے یا بخیر شما بسلامت۔

(۲) نمونہ پسند آنے پر وی پی کی فرمائش خواہ مخواہ ڈاکخانہ کو سخاوت دکھانے کے مساوی ہے اے حضرت منی آرڈر بھیجیے کہ ہم انتظار وصول زر قیمت سے اور آپ انتظار ورود مولانا پنچ کی زحمت سے بچیں اور دو آنہ کی جگہ چار آنہ بھی صرف نہ ہوں۔

۳۔ بعض قدردان دفتر سے ختم مدت ختم خریداری کی اطلاع پر توجہ نہیں فرماتے جب پرچہ بند ہو جاتا ہے تو ناراض ہوتے ہیں کہ کیوں ہمارا اعتبار نہ کیا اب جتنے پرچہ اس عرصہ میں ناغہ ہو گئے سب اکٹھا بھیجو تا کہ فائل ناقص نہ رہے۔ انکی تعمیل ارشاد صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ فالتو پرچہ دفتر میں موجود ہوں۔

(۴) جو پرچہ ڈاکیوں کی نوازش سے گم ہو جائیں وہ صرف ۲ ہفتہ کے اندر دوبارہ بھیجے جا سکتے ہیں ہفتہ اور شام کی ضرورت نہیں اطلاعی پوسٹ کارڈ بھیجیے اور پرچہ منگائیے۔

(۵) اگر یہ پرچہ (پنچ) ملک کے لیے آپ کی رائے میں مفید ہے تو خود خریدار ہو جانے سے پوری قدردانی ادا نہیں ہوتا بلکہ اپنے احباب میں اسکی اشاعت کی امکانی کوشش بھی فرمائیے۔ خیر الناس من ینفع الناس۔

والسلام۔ منیجر

اعلان باحلف

(رجسٹرڈ) (قیمت فی ...)

دعا مفید المحبت مع موہنی منتر

ناظرین اگر آپ کسی معشوق کے مبتلا ہوں وہ آپ کو نہ ملتا ہو خواہ وہ مرد ہو یا عورت یا کسی حاکم افسر کو مہربان کرنا چاہتے ہوں یا حسب منشا شادی کرانا چاہتے ہو فوراً اہل اسلام دعاء محبت اور اہل ہنود موہنی منتر منگا کر آزماویں موہنی منتر سے مطلب تین یوم میں اور دعاء محبت سے ۱۱ یوم میں خرچہ معشوق مل جاتا ہے دعاء محبت صبح کے وقت صرف ایک مرتبہ پڑھی جاتی ہے جو پانچ منٹ میں ختم ہوتی ہے موہنی منتر تین یوم پڑھا جاتا ہے بہ نہیں کچھ نہیں ... دو سارے معمہ اور غرباء سے ہمر علاوہ محصول لیا جاتا ہے۔ اگر آپ اس حلفیہ اعلان پر بھی اعتبار نہ کریں آپ کی قسمت۔ چند کتب ذخیرہ عشق کامل عمار شانہ دلفریب ہمر مفتاح الغیب ہمر ماہ پیکر ہمر لذت النساء باتصویر ہمر ملنے کا پتہ:-

بہار عیش بکڈپو ڈاکخانہ نانوتہ ضلع سہارنپور

شرائط ایجنسی

(۱) دو روپیہ نقد پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) رقم جمع شدہ کے ادا ہوتے ہی پرچہ کی روانگی موقوف کر دی جائے گی۔

(۳) پانچ پرچہ فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کیجائیگی۔

(۴) بحساب دو آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور چہارم کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔ علاوہ خاص حالتوں کے پرانے پرچہ واپس نہ لیے جائیں گے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) مجلدات اودھ پنچ سنہ ۱۹۲۳ء کی چند ہی جلدیں جمع ہو سکیں مشتاقین جلد طلب فرمائیں قیمت فی جلد ۳ مع محصول ڈاک

(۲) جلد ۶ شدہ کے ده نمبر ان نمبروں میں انشاپردازی کے بہترین نمونہ موجود ہیں ظریفانہ مضامین کے شائقین کو فوراً طلب کرنا چاہئے فی جلد عہ۔ علاوہ محصول ڈاک

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اگر ہماری دوا

چیچک چلنے کے بچوں کو تین چار سفید پلائی جائے

تو ہم

دعوی کرتے ہیں کہ عمر بھر

ان کو

[illegible]

یہ کوئی منتر جنتر نہیں ہے۔ خواہ ٹیکا لگا نے اور آبلہ و بخار کی زحمت سے قطعی نجات۔ ایک بچہ کے استعمال کے قابل دوا کی قیمت عہ علاوہ محصول ڈاک

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

نرخنامہ اشتہارات اودھ پنچ لکھنؤ (پیشگی)

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۱۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مندرجہ بالا نرخنامہ رعایتی ہے اب کوئی رعایت کی گنجائش نہیں ہے۔ روپیہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ وقتی اشتہارات کے لیے ۴ر فی سطر یعنی نصف کالم کے سرکاری اشتہار کے لیے ۶ر فی اشاعت

منیجر

ممتاز المطابع پریس وکٹوریا اسٹریٹ لکھنؤ سے چھپکر باہتمام محمد ممتاز حسین مالک و ایڈیٹر شائع ہوا۔